2فروری2014

# محترمہ سونیا گاندھی کی انتخابات کوفرقہ وارانہ کرنے کی ناکام کوشش

جناب ارون جیٹلی
راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

اگستاویسٹ لینڈ وی وی آئی پی ہیلی کوپٹر خرید سے متعلق 'دی انڈین ایکسپریس' کا انکشاف 1980 کی دہائی کے آخر میں جو کچھ ہوا اس کے شروع سے ہی لگتا ہے۔ مارٹن آرڈوبے کی ڈائری ضبط کرلی گئی تھی۔ وہ بوفورس توپ بنانے والی کمپنی کے سربراہ تھے۔ متعدد انکشافات کے درمیان، ڈائری میں 'کیو' سرپرستی دینے کا اشارہ دیا گیا ہے۔ باریک بین سبھی جانتے ہیں کہ 'کیو' کون ہوسکتا ہے۔ 1993 میں سوئس افسران نے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل دی تھی۔ جس میں بوفورس توپ سودے کی دلالی دی گئی تھی۔ ان کھاتوں میں سے ایک فائدہ اٹھانے والے جس کے کھاتے میں خاصی رقم جمع کی گئی وہ آشنا 'کیو' تھا۔ 'کیو' کو بھارت سے بھاگنے کی اجازت دے دی گئی اور باقی تاریخ بن گئی۔ وی وی آئی پی ہیلی کوپٹر کے سودے میں دلالی دی گئی۔ دفاعی یو پی اے حکومت نے سودا منسوخ کردیا۔ انڈین ایکسپریس نے پہلی مثال میں بتایا ہے۔ حکومت ہند نے فیصلہ لینے میں کردار کس نے ادا کیا۔ یہاں تک کے اطالوی ثالث یہ سمجھ چکے تھے کہ ہندوستان میں اہم فیصلے محترمہ سونیا گاندھی کے تاثر سے ہوتے ہیں۔ وزیراعظم زیادہ سے زیادہ ان کے مشیروں میں سے ایک ہیں۔ بچولیے بہت چالاک ہیں۔ وہ نتیجہ آنے سے قبل اپنا ہوم ورک کرلیتے ہیں۔ حساب کتاب میں جو مختصر نام ہے وہ مجھے مارٹن آرڈبو کی ڈائری کی یاد دلاتے ہیں۔

محترمہ سونیا گاندھی کو حقیقت مین پریشان ہونا چاہیے۔ بھارت سرکار کو ہندوستان کے عوام اور باہر کے لوگ کس طرح سے دیکھ رہے ہیں؟ کیا یہ سونا کھودنے والوں کی سرکار ہے؟ کیا وہ جس یو پی اے کی قیادت کررہی ہے اس نے ہندوستان کو چوری کرنے کی بیماری کی طرف دھکیل دیا ہے؟ کا ی وہ جس حکومت کو کنٹرول کررہی ہیں وہ پانچویں مشین ہے؟ سرکار کی حقیقت میں کافی داغدار شبیہ ہے۔ اقتصادی محاذ پر اس کا کام کاج مایوس کن ہے۔ 13-2012 کے اعداد وشمار نے شرح ترقی کو 4.5 فی صد پر لا دیا ہے۔ اگر جناب چدمبرم کے الفاظ میں کہا جائے تو یو پی اے دوئم کی معاشی حصولیابی کو ڈاک ٹکٹ کے پیچھے لکھا جا سکتا ہے۔ حال کے انتخابات کے نتائج برسر اقتدار اتحاد کی مایوس کن تصویر پیش کرتے ہیں۔ جس لیڈر کو انھوں نے 2014 کے عام انتخابات کے لیے پیش کیا ہے وہ کسی بھی طرح کا اثر دکھانے میں ناکام رہے ہیں۔

ان منفی حالات کا سامنا کررہی یو پی اے کی صدر اب مایوس ہوکر اس طرح کی بیان بازی کررہی ہیں۔ 'زہر کی کھیتی' کا ان کا بیان ترقی کے ایجنڈے سے بھٹکانے کے لیے انتخابات کو فرقہ واریت کرنے کے ارادے سے دیا گیا ہے۔ ان کی مایوسی سمجھ میں آتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ الیکشن کو فرقہ وارانہ کرنے کے مسئلے پر مرکوز کرنے کی ان کی کوشش کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے۔